افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ
ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی

# صحبتے با اہل حق

**درد سر کا وظیفہ** | ۲ر اپریل ۸۵ء حسب معمول حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آج دارالعلوم کے بعض اساتذہ، طلبہ اور اضیاف کے علاوہ دارالعلوم کے مدرس مولانا السید اللہ صاحب حاضر خدمت تھے انہیں موقع ملا تو عرض کر دیا کہ حضرت پرسوں سے درد سر کی سخت تکلیف تھی آپ کا تعویذ باندھنا بھول گیا تھا۔ اس دوران نیند غالب ہوئی۔ تو خواب میں آپ کی زیارت ہو گئی۔ میں نے درد سر کی شکایت کی، آپ نے دوا عنایت فرمائی جب آنکھ کھلی تو درد سر پہلے سے بھی بڑھا ہوا تھا۔ آپ کا ارشاد فرمودہ وظیفہ یاد آیا اور خواب میں آپ کا درد سر کی دوا عنایت فرمانا، گویا ورد اختیار کرنے کی تعبیر دل میں بیٹھ گئی۔ آپ نے بتایا تھا کہ جب درد سر ہو تو یہ وظیفہ کثرت سے پڑھو۔

اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ من شر ما اجد واحاذر۔

اللہ پاک شفائے کاملہ عطا فرمائے گا، پڑھا تو درد سر جاتا رہا۔ اور اللہ پاک نے آرام بخشا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا درد سر کے لئے یہ اوراد پڑھ کر دم کرنا یا لکھ کر اپنے پاس رکھنا بھی مفید ہے۔

وبالحق انزلنا و بالحق نزل یا حی یا قیوم برحمتك استغیث ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ انا اعطینك الکوثر فصل لربك وانحر ان شانئك ھو الابتر

یہ سارا نہ ہو سکے تو صرف سورۂ کوثر ۵ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا بھی مجرب اور مفید ہے۔

**جہاد افغانستان اور ضرورت اتحاد** | ۹ر مارچ ۸۵ء۔ افغان مجاہدین ومہاجرین کا ایک وفد حاضر خدمت ہوا۔ مولانا موسیٰ جان صاحب۔ مولانا معراج الدین صاحب اور مولانا فضل احمد صاحب وفد کی قیادت کر رہے تھے۔ بعض اہم امور پر مشورہ بھی لیا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے اتفاق اور اتحاد کی طرف انہیں خصوصی توجہ دلائی، اور فرمایا کہ جنگ احد میں معمولی اختلاف کی وجہ سے فتح شکست میں تبدیل ہو گئی ــــ

خدارا مجاہدین کے تمام ذمہ دار قائدین تک میرا پیغام پہنچا دیں کہ آپس کے اختلافات کو بھلا دیں اور دشمن کے مقابلہ میں ایک بنیان مرصوص بن جائیں۔ ہم نے پہلے بھی اتحاد کی سعی کی ہے۔ اور اب بھی جاری ہے میں نے صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کو ملاقات میں یہ واضح کر دیا تھا کہ دشمن نے مجاہدین میں تفرقہ ڈال کر غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ ہمارے پاس صحیح مقابلہ اور غلبہ کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ آپس کے اختلاف بھلا کر دین و ملت کے لئے سب بنیان مرصوص بن جائیں۔ میں نے صدر سے کہا کہ اگر آپ اس سلسلہ میں کچھ کرنا چاہیں تو بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

**اتباعِ سنت فتح مندی کا زینہ ہے**

۲۵ مارچ ۸۵ء۔ ارشاد فرمایا۔ کامیابی اور فتح مندی اور رضائے الٰہی کے حصول کا واحد زینہ "اتباعِ سنت" ہے۔ صرف اور صرف یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر انسان دنیا اور آخرت میں درجاتِ عالیہ حاصل کر سکتا ہے اور اسی راستے کی برکت سے انسان مدارجِ کمال تک پہنچ جاتا ہے سنتِ رسول ؐ کا راستہ مقبول راستہ ہے جو بھی اس راہ پہ چلے گا وہ بھی مقبول ہو جائے گا۔

مورِ مسکین کا واقعہ تو آپ نے سنا ہوگا اور مشہور شعر ہے کہ ؎

مورِ مسکیں ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست بر پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

ایک عاجز مسکین چیونٹی کو شوق تھا کہ کعبہ پہنچنے کی سعادت حاصل کرے لیکن سفر کی طوالت اور اپنے ناتوان جسم، اور اگر چلے بھی تو پاؤں تلے روند ڈالے جانے کے اندیشے کے پیشِ نظر بہت پریشان تھی۔ آخر اللہ پاک نے اس کے ذہن میں ایک تجویز القاء فرمائی۔ کہ اپنے پاؤں چل کر پہنچنا تو بہت مشکل ہے۔ یہاں خانہ کعبہ کے کبوتر آتے جاتے ہیں تاک میں رہو جب کعبہ جانے والا کبوتر نظر آجائے تو اس کے پاؤں میں چمٹ جانا وہ اڑ کر کعبہ جائے گا تو اس کی وساطت سے تو بھی کعبۃ اللہ پہنچ جائے گی۔ بس انتظار میں رہی۔ جوں ہی خانہ کعبہ جانے والا کبوتر نظر آیا، آہستہ سے کھسک کر اس کے پاؤں سے چمٹ گئی۔ وہ اڑا، کعبہ پہنچا تو چیونٹی نے بھی خود کو کعبہ میں پایا۔

دست بر پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

تو ہم بھی مورِ مسکین ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت، معیت، دیدارِ الٰہی اور اس نوع کے قربِ الٰہی کے منازل بڑے بلند اور رفیع ہیں۔ ہماری چال اور پرواز اس قابل نہیں کہ ہمیں ان تک پہنچا دے۔ مگر اللہ نے طریقہ اور راستہ اپنی مخلوق کو بھی بتا دیا اور وہ راستہ سنتِ رسول ؐ اور اتباعِ نبوی کا راستہ ہے اس مبارک وسیلے سے شفاعت و معیتِ رسول ؐ اور قربِ الٰہی کی منزلیں جلد طے ہوں گی اور یہی ایک راستہ ہے جس سے خدا ملتا ہے۔

تدریس یا جہاد | ۲۰ مارچ ۸۵ء۔ چند نوجوان جن میں علماء اور دارالعلوم کے فضلاء بھی تھے اور جو جہاد افغانستان سے تازہ تازہ آئے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

عرض کیا، ہم نے خدا کے فضل سے دارالعلوم حقانیہ میں رہ کر تعلیم حاصل کی ہے۔ پھر خدا نے وہیں افغانستان میں تدریس کے مواقع بھی فراہم فرمائے۔ مگر بد قسمتی سے روسی انقلاب سے ہمارے دینی مدارس بھی برباد کر دیئے گئے، کتابیں جلادی گئیں، یا دریا برد کردی گئیں۔ پھر آپ کی تربیت، ترغیب اور دعا کی برکت سے اللہ پاک نے جہاد کا موقع بھی عنایت فرمایا۔ اب جن علاقوں میں مجاہدین کا قبضہ ہے بعض دوستوں اور وہاں کے اکابر علماء کا یہ مشورہ ہے کہ وہاں عوام کی اصلاح و تربیت اور ان کے بچوں کے لئے دینی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ اب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہمیں اب مسلسل جہاد جاری رکھنا چاہیئے یا پھر سے درس و تدریس کا شغل شروع کردیں۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا:

اس مسئلہ میں امام احمد بن حنبلؒ اور امام اعظم ابو حنیفہؒ نے تفصیل سے مدلل بحث کی ہے کہ آیا اشتغال بالجہاد افضل ہے یا اشتغال بالعلم۔ ایک نے پہلے کو اور دوسرے نے دوسرے کو افضل اور راجح قرار دیا ہے مگر آپ سعادت مند ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو دونوں نعمتوں سے نوازا۔

تدریس اور جہاد کی دونوں فضیلتیں عطا فرمائیں، آپ تو مجاہد بھی ہیں اور معلّم بھی۔ تو آپ وہاں کے اکابر علماء سے مشورہ کرکے حالات کے مطابق قدم اٹھائیں۔ اولیت جہاد کو دیں اور اگر موقعہ ملے تو پھر تدریس بھی کرتے رہیں۔ ابھی حضرت مدظلہ کی گفتگو جاری تھی کہ ایک مجاہد نے عرض کیا۔

حضرت! میں نے خواب دیکھا ہے۔ کہ ایک بڑا کمرہ ہے جس میں مختلف قسم کے اعلیٰ قالین بچھے ہوئے ہیں۔ آپ ایک اونچی اور ممتاز جگہ پر تشریف فرما ہیں۔ دائیں بائیں آپ کے دیگر علماء اور مشائخ تشریف فرما ہیں۔ دوسری طرف ایک بہت بڑا دسترخوان بچھا ہوا ہے۔ علماء اور طلبہ اور مہمان آپ کی دعوت پر آتے اور کھانا کھاتے ہیں۔ میں آگے بڑھا اور آپ سے مصافحہ کیا تو ........

مجاہد مہمان کا ابھی خواب بیان کرنا جاری تھا کہ حضرت مدظلہ نے ان کی بات کاٹتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ آپ کا حسن ظن اور حسن عقیدت ہے۔ جس کو خواب میں آپ کو دکھایا گیا ہے۔ پھر ہاتھ اٹھاتے اور سب حاضرین سے کہا۔ کہ دعا کریں کہ باری تعالیٰ ان منامی مبشرات کا ہمیں اہل اور مصداق بنادے اور فی الواقعہ بھی ہمیں علوم دینیہ کا دسترخوان بچھانے اور اس پر حاضر ہونے والے اضیاف کی خدمت کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ عام طور حضرت مدظلہ اپنی طبعی افتاد اور کمال شفقت کی بنا پر جو بھی بات کرتا ہے پوری سنتے ہیں۔ اور کسی کی بات نہیں

کاٹتے مگر یہاں خواب کا بیان جاری تھا کہ آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔

میرا خیال ہے کہ خواب میں مدح اور تعریف کا پہلو غالب تھا۔ منہ سامنے تعریف کرنا اور تعریف سننا چوں کہ مضرت رساں ہیں اس لئے حضرت مدظلہ نے حکمت عملی سے ان کو تعریف کرنے سے روک بھی دیا اور ان کا دل بھی نہ دکھنے پایا۔

<u>شرح المہذب للنووی</u> | یکم اکتوبر ۸۴ء۔ حقائق السنن کے سلسلہ میں المجموع شرح المہذب للامام ابی بکر النووی کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ احقر نے استاذ محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی خدمت میں عرض کیا تو انہوں نے پشاور آدمی بھیج کر فوراً منگوا دی۔ اور نسخہ بھی ایسا منگوایا کہ شرح المہذب کے ساتھ فتح العزیز کے علاوہ حافظ ابن حجر کی تلخیص الحبیر بھی طبع ہوئی ہے۔ اس کی چند ایک جلدیں لے کر بعد العصر حسب معمول حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کتاب پیش کر دی۔

جب کتاب کا نام سنا تو لپک کر کتاب کو ہاتھ میں لیا۔ بڑی مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے رہے۔ بار بار ورق الٹتے رہے نظر اور بینائی کے ضعف کی وجہ سے کتاب کے مطالعہ سے محرومی کا احساس ابھر ابھر کر سامنے آتا تو فرماتے۔ بس اللہ کو یہی منظور ہو گا۔ ایک وقت تھا جب پانچ منٹ بھی فرصت کے ملتے تو کتاب کے مطالعہ میں صرف ہوتے۔ اور اب بھی وقت آگیا ہے کہ شرح المہذب، فتح العزیز اور تلخیص الحبیر میرے سامنے ہے لیکن مطالعہ واستفادہ کی سعادت سے محروم ہوں۔

پھر جگہ جگہ سے احقر سے عبارت پڑھوائی اور پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

بیٹے! محنت سے کام کرو، ہر مسئلہ کی تحقیق کرو۔ کوئی چیز بے حوالہ نہ چھوڑو، میں دعا کرتا ہوں اللہ پاک آپ کو ان کتب سے صحیح استفادہ اور اخذ مسائل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

<u>دارالعلوم حقانیہ</u> | ۳۰ مارچ ۸۵ء۔ بعد از عصر حسب معمول قدیم دارالعلوم حقانیہ (مسجد حضرت شیخ الحدیث) میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ تشریف فرما تھے۔ احباب و مخلصین اور مہمانوں کا ہجوم تھا۔ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد اور تدریجی ارتقاء کی بات چھڑی تو ارشاد فرمایا۔

یہ مسجد (مسجد شیخ الحدیث) ہمارا اولین دارالعلوم ہے۔ ابتدائی دس پندرہ سال دارالعلوم اسی مسجد میں رہا۔ اس چھوٹی سی مسجد کے چاروں کونوں میں مدرسین سبق پڑھایا کرتے تھے۔ یہ برآمدہ ہمارا دارالحدیث تھا۔ پھر یہاں جگہ اور مزید گنجائش نہ رہی تو اللہ نے غیب سے انتظام فرما دیا اور موجودہ مقام پر دارالعلوم کو پہنچا دیا۔ یہاں بھی کھڈے تھے۔ پانی کے بڑے بڑے گڑھے تھے جب ہم کھڈوں اور گڑھوں کی بھرائی کر کے طلبہ کے لئے کمروں کی تعمیر کرتے تو اختلاف ہوتا۔ ساتھی کہتے کہ بھرائی زیادہ نہ کرو کہ فنڈ نہیں ہے۔ اور بھرائی پر زیادہ رقم خرچ آ

رہی ہے۔ اتنا فنڈ کہاں سے لاؤ گے۔ یہی وجہ ہے کہ دارالعلوم کے آدھے حصے کی سطح سڑک سے نیچے رہ گئی ہے وہ بھی زمانہ تھا کہ ہم دارالعلوم کے لئے ایک ایک اینٹ پر سوچا کرتے تھے کہ خریدیں یا نہ۔ اگر خریدیں تو فنڈ کہاں سے لائیں گے۔ پھر خدا کے توکل پر قدم اٹھا لیتے تو اللہ پاک غیب سے انتظام بھی فرما دیتا تھا۔

اور اب اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و کرم ہے کہ اللہ نے دارالعلوم حقانیہ کو دینی مدارس میں ایک ممتاز نقام سے نوازا ہے۔ پاک و ہند، بنگلہ دیش، عرب اور امریکہ ولندن اور دنیا کے گوشے گوشے تک دارالعلوم کا حلقہ وسیع ہو چکا ہے۔ اور اس کے فضلاء خدمت و اشاعت دین میں مصروف ہیں۔ حرمین شریفین سے مسلسل خطوط آرہے ہیں اور میری حالیہ انتخابی مہم میں وہاں کے نیک بندے اور بعض اکابر اور بزرگ بھی دعائیں کر رہے ہیں اور اپنے اخلاص و محبت کے پیغام بھیج رہے ہیں۔

**اپنی اہلیت کی شہادت نااہلی کی دلیل ہے** | ۲۴ مارچ ۸۵ء اسی مجلس میں ایک مخلص مہمان نے عرض کیا۔ حضرت! ہم نے سنا ہے اور اخبارات میں بھی پڑھا تھا کہ آپ نے انتخابات میں حصہ لیا ہے مگر خود اپنے لئے اپنا ووٹ استعمال نہیں کیا۔ یہ کیوں؟

تو ارشاد فرمایا۔

کسی کے حق میں ووٹ کا استعمال اس بات کی گواہی دینا ہے کہ یہ صاحب اس منصب کی اہلیت رکھتے ہیں اور اپنے بارے میں ووٹ استعمال کیا جائے تو گویا اپنی اہلیت پر آپ ہی شہادت دینا ہے اور دوسرے لفظوں میں دعویٰ کرنا ہے کہ اس کے لئے میں ہی اہل ہوں۔

تو اپنے بارے میں ووٹ ڈال کر میں خود کو کیسے اہل کہہ سکتا ہوں مجھے اپنی اہلیت اور گندگی معلوم ہے میں ایک غلط شہادت دے سکتا ہوں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقیٰ

اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون کیا ہے یہ تو یہاں کے اکابر علماء، مخلصین اور محبین نے اصرار کر کے مجھے انتخاب میں حصہ لینے پر مجبور کیا ہے یہ بھی ان کا حسن ظن ہے میرے لئے عند اللہ و عند الناس انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی[1] ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میں اس کا اہل نہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہلیت عطا فرمادے۔

**دین کا کام آسان ہے** | ۲ فروری ۸۵ء۔ لوگ کہتے ہیں دین کا کام مشکل ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ جتنا دین کا کام آسان ہے اس سے کوئی کام بھی زیادہ آسان نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ دین محفوظ ہے اور اس کی حفاظت اور معاونت

باقی ص ۲۱ پر

---

[1] اس کی مزید تفصیل کے لئے حضرت مدظلہ کا ایک خطاب (الحق فروری ۸۵ء) ملاحظہ فرماویں۔

PAKISTAN TOBACCO
PTC
COMPANY LIMITED

اُس کے ماتھے کا پسینہ خشک ہونے بھی نہ پائے
آپ محنت کا صلہ دے دیجئے مزدور کو

کاش ہر آجر کے ہو پیشِ نظر قولِ رسولؐ
حرفِ آخر مان لے دنیا اسی دستور کو

ہو رسولؐ اللہ کا کردار اگر خضرِ حیات
خود ہی آدابِ حیات آجائیں گے جمہور کو

TELEGRAMS : PAKTOBAC AKORA KHATTAK
TELEPHONES . NOWSHERA 498 & 589

PAKISTAN TOBACCO COMPANY. LIMITED
AKORA KHATTAK FACTORY P. O. NOWSHERA
(N. W. F. P.—PAKISTAN)